38724-خاوند اپنے ساتھ ٹیلی ویژن دیکھنے کا مطالبہ کرتا ہے

سوال

میرا خاوند میری کثرت تلاوت سے زچ ہوجاتا ہے، اور یہ بھی کہتا ہے کہ میں اسے اکیلا چھوڑ دیتی ہوں، تو اگر میں خاوند کی وجہ سے تلاوت قرآن ترک کردوں تو کیا میں گنہگار ہوں گی، اس لیے کہ وہ یہ چاہتا ہے کہ میں اس کے ساتھ بیٹھ کر ٹیلی ویژن دیکھوں، اور کیا جب میں تلاوت قرآن کریم ترک کے کے رمضان المبارک کے دن یا پھر رات میں اس کے ساتھ بیٹھوں تو کیا میں گنہگار ہوں گی؟

آپ کے علم میں ہونا چاہیے کہ میں تلاوت اس وقت کرتی ہوں جب وہ یا تو سو رہا ہوتا ہے یا پھر کسی کام میں مشغول ہوتا ہے، میں کوئی بہت زیادہ تو نہیں پڑھتی لیکن پڑھتی بہت ہی آہستہ ہوں اس کا سبب یہ ہے کہ میں تجوید سیکھ رہی ہوں۔

پسندیدہ جواب

جب آپ خاوند کے حقوق کو صحیح طور پر ادا کریں اور اسے ضائع نہ کرتی ہوں تو پھر آپ کا تلاوت قرآن میں کوئی حرج نہیں اور اسی طرح دوسری اطاعت والے کام بھی کثرت سے کرنے میں کوئی حرج والی بات نہیں، لیکن خاوند کے حقوق میں کمی نہ ہو اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

(کسی بھی عورت کے لیے یہ جائز نہیں کہ وہ خاوند کی موجودگی میں اس کی اجازت کے بغیر روزہ رکھے) صحیح بخاری حدیث نمبر (5195) صحیح مسلم حدیث نمبر (1026)۔ اس حدیث میں نفلی روزے کا ذکر ہے۔

یہ اس لیے کہ خاوند کا حق استمتاع فرض ہے جسے کسی بھی نفلی کام سے ختم کرنا جائز نہیں۔

لھذا ایک نیک اور صالحہ بیوی کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ خاوند کی بات تسلیم کرے اور اس کے پاس بیٹھنے کی رغبت پوری کرے لیکن ٹیلی ویژن دیکھنے میں نہیں، اور اسے یہ علم ہونا چاہیے کہ خاوند کی رضا میں ہی اس کی سعادت ہے جس میں اسے اجر عظیم ملے گا۔

لھذا آپ صحیح کام کریں اور قرب حاصل کریں اور عبادت کے لیے وہ اوقات اختیار کریں جو اس کے مشغول ہونے یا پھر گھر سے باہر جانے کے اوقات ہوں۔

اور ٹیلی ویژن کا مشاہدہ کرنا یہ تو بہت ہی برا کام ہے جو کہ شر ہے، اس سے بچنا بہت ضروری ہے اس لیے کہ اس میں بہت سے فتنے اور شھوات وشبہات پائے جاتے ہیں، اور پھر اس میں بہت سی منکرات و برائیوں کو ترویج بھی ملتی ہے، مثلا مرد و عورت کا اختلاط، اور بے پردگی، موسیقی کا استعمال، اور اسی طرح گانے بجانے کے آلات وغیرہ۔

اور ٹیلی ویژن میں جو قلیل سی خیر ہے وہ اس بڑے شر اور برائی میں ڈوبی ہوئی ہے جس کا پتہ بھی نہیں چلتا، اور بہت سے لوگ جنہوں نے اس کا تجربہ بھی کیا ہے انہوں نے اس کی تصریح کی ہے کہ اس کی برائیوں سے بچنا بہت ہی محال اور پہنچ سے بھی دور ہے۔

بلکہ یہ تو وہم کی ایک قسم ہے، جبکہ اس میں دینی پروگرام بھی (اور یہی اس میں کچھ خیر کا پہلو ہے) شروع اور آخر میں موسیقی سے خالی نہیں ہوتے، یا پھر اس کی اناؤنسمنٹ اور اعلان کرنے والی وہ عورتیں ہوتی ہیں جو بے پردہ اور اپنے جسم کی نمائش کرتی پھرتی اور اپنی طرف دوسروں کو مائل کرنے والی اور دوسروں کی طرف مائل ہونے والی ہوتی ہیں، تو جب دینی پروگراموں کا

یہ حال ہے تو پھر دوسرے پروگراموں میں کیا کچھ ہوگا ؟ واللہ المستعان ۔

آپ کے خاوند پر ضروری ہے کہ وہ اللہ تعالی کا تقوی اختیار کرے اور اس سے ڈرے اور اپنے اہل وعیال اور بچوں کو ان منکرات کے مشاہدہ سے روکے ، کیونکہ وہ گھر میں حاکم ہے اور اس اسے اس کی رعایا کے بارہ میں باز پرس ہوگی ۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے فرمایا ہے :

.{اے ایمان والوں ! اپنے آپ اور اپنے گھر والوں اس آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں ، اس پر سخت قسم کے فرشتے مقرر ہیں جو اللہ تعالی کے حکم کی نافرمانی نہیں کرتے ، اور وہ وہی کام کرتے ہیں جس چیز کا انہیں حکم دیا جاتا ہے }.التحریم (6) ۔

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی کچھ اس طرح فرمایا ہے :

(تم میں سے ہر ایک حاکم ہے اور ہر ایک سے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال ہوگا ، امام حاکم ہے اسے اس کی رعایا کے بارہ میں سوال ہوگا ، اور مرد اپنے گھر والوں کا حاکم ہے اسے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا ، اور عورت اپنے خاوند کے گھر میں نگہبانی کرنے والی ہے اسے اس کی رعایا کے بارہ میں پوچھا جائے گا ۔ ۔ ۔) صحیح بخاری حدیث نمبر (893) صحیح مسلم حدیث نمبر (1829) ۔

اگر آپ کا خاوند ان حرام اشیاء جن کا ہم نے اوپر اشارہ کیا ہے کے سننے اور مشاھدہ کرنے کی دعوت دے تو آپ کے لیے اس میں اس کی اطاعت کرنا جائز نہیں اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

(اللہ تعالی کی معصیت ونافرمانی میں اطاعت نہیں بلکہ اطاعت تو نیکی اور بھلائی میں ہے) صحیح بخاری حدیث نمبر (7257) صحیح مسلم حدیث نمبر (1840) ۔

آپ اسے نصیحت کرنے میں نرمی سے کام لیں ، اور اللہ تعالی سے یہ دعا کرتی رہیں کہ اللہ تعالی اس کے دل کی اصلاح کرے اور اسے رشد وھدایت کی طرف پلٹائے ۔

واللہ اعلم.